تحری کے حوالے سے ایک فتوی

الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ

الاستفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی نماز کے لیے کسی کمرے میں گیا تو وہاں کچھ لوگ کسی ایک ڈائرکشن میں نماز پڑھ رہے تھے تو کیا اس شخص کو اسی سمت کی طرف نماز پڑھ لینی چاہیے یا پھر اس پر تحری کرنا واجب ہے؟ کیونکہ یہاں انگلینڈ میں ہر جگہ مساجد نہیں ہوتی کہ قبلہ معلوم ہو سکے۔

سائل: کبیر فرام شیفیلڈ-انگلینڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بِعَونِ المَلِکِ الوَھاب اللھم ھدایۃَ الحَق والصواب

اگر وہ لوگ وہاں کے رہائشی نہیں اور تحری کرکے نماز پڑھ رہے ہیں تو ایسی صورت میں ان کی پیروی نہیں کی جائے گی بلکہ اس شخص پر خود تحری کرنا ضروری ہے اور جدھر دل جمے اس طرف نماز پڑھے اور اگر تحری نہ کی بلکہ ان کی اتباع کی تو اس کی نماز نہ ہوگی۔

جیساکہ بہار شریعت میں ہے کہ ایک شخص تحری کرکے (سوچ کر) ایک طرف پڑھ رہا ہے، تو دوسرے کو اس کا اتباع جائز نہیں، بلکہ اسے بھی تحری کا حکم ہے، اگر اس کا اتباع کیا، تحری نہ کی، اس کی نماز نہ ہوئی۔

[بہار شریعت ج ۱ حصہ ۳ مسئلہ ۴۵ ص ۴۹۰]

اور اگر کمرے میں موجود نماز پڑھنے والے لوگ اسی علاقے کے رہنے والے ہیں تو اب اس کے لیے ان کی اتباع ضروری ہے کیونکہ اہل علاقہ قبلے سے یقینی طور پر واقف ہوتے ہیں۔

جیساکہ ردالمحتار میں ہے "وَأَهْلُ الْبَلَدِ لَهُمْ عِلْمٌ بِجِهَةِ الْقِبْلَةِ الْمَبْنِيَّةِ عَلَى الْأَمَارَاتِ الدَّالَّةِ عَلَيْهَا مِنْ النُّجُومِ وَغَيْرِهَا فَكَانَ فَوْقَ الثَّابِتِ بِالتَّحَرِّي" شہر کے رہائشیوں کو قبلہ کا علم حاصل ہوتا ہے ایسی نشانیوں کے پائے جانے کی وجہ سے جو قبلہ پر رہنمائی کرتی ہیں لہٰذا اہل علاقہ کا قبلہ کو جاننا تحری سے بڑی دلیل ہے۔

[ردالمحتار مطلب مسائل التحری فی القبلہ ج ۲ ص ۱۴۳]

جب ایک مسلمان بھی قبلہ کو یقینی طور پر جاننے والا موجود ہو اور یہ اس سے سوال کرکے قبلہ معلوم کر سکتا ہو تو تحری کی اجازت نہیں۔

جیساکہ ردالمحتار میں ہے "هُوَ الِاسْتِدْلَال بِالْمَحَارِيبِ وَالنُّجُومِ وَالسُّؤَالِ مِنْ الْعَالِمِ بِهَا ، فَأَفَادَ أَنَّهُ لَا يَتَحَرَّى مَعَ الْقُدْرَةِ عَلَى أَحَدِ هَذِهِ" محرابوں سے یا علم النجوم کے ذریعے قبلہ معلوم کرنے پر قادر ہے یا کوئی قبلے کو جاننے والا ہے اور یہ سوال کرکے قبلہ معلوم کرنے پر قادر ہے تو یہ تحری نہیں کر سکتا۔

[ردالمحتار مطلب مسائل التحری فی القبلہ ج ۲ ص ۱۴۳]

اگر اہل علاقہ بھی قبلہ کو نہ جانتے ہوں اور تحری کرکے نماز پڑھ رہے ہوں تو ان کی اتباع جائز نہیں بلکہ اس پر خود تحری کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ اپنے مثل کی اتباع نہیں کی جاسکتی۔ جیسا کہ ردالمحتار میں ہے کہ "وَلَا یُقَلِّدَ مِثْلَهُ لِأَنَّ الْمُجْتَهِدَ لَا یُقَلِّدُ مُجْتَهِدًا" [ردالمحتار مطلب مسائل التحری فی القبلہ ج ۲ ص ۱۴۳]

واللہ تعالی اعلم ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ ابوالحسن محمد قاسم ضیاء قادری

Questioner: Kabeer from Sheffield-England

What do the Ulama of the noble Shariah say concerning this matter; if an individual enters a room to perform Salah and finds some people praying in a single direction, should one pray in that direction too or will investigation (taharrī)become Wājib upon him? Due to the fact that Masājid are not found easily in England, it is difficult to find out the direction of the Qiblah.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بِعَونِ المَلِکِ الوَھاب اللھم ھدایةَ الحَق و الصواب

If those people are not residents of that area and have established Salah having performed investigation for the determination of the Qiblah [Taharrī], then in this case, their matter will not be taken into consideration. It is necessary for that individual to perform investigation; whichever direction his heart is firmlu settled upon he must pray in that direction. If investigation is not performed and instead he follows the direction in which the others were praying, his Salah will not be valid.

It is mentioned in Bahār-e-Sharī'at that if an individual performs Salah having carried out investigation, it is not permissible for another person to copy the direction in which he is praying, but rather the command of investigation will be upon him too. If he followed the direction in which another person was praying and failed to perform investigation, his Salah will not be valid.

[بہار شریعت ج ۱ حصہ ۲ مسئلہ ۴۵ ص ۴۹۰]

If the individuals praying in the room are residents of the area, then it is necessary for him to pray in the same direction as them because i the residents of the area will know the direction of the Qiblah with certainty.

It is mentioned in Radd al-Muhtār：

“The residents of a city have knowledge regarding the direction of the Qiblah based on such signs that indicate towards it, from the stars and other than that. Therefore, it is evident that their knowledge of the direction of the Qiblah is superior to investigation.”

[ردالمحتار مطلب مسائل التحري فی القبلہ ج ۲ ص ۱۴۳]

If there is even one such Muslim who knows the direction of the qiblah with certainty, then performing investigation at that time will not be permissible.

It is mentioned in Rad Al-Muhtaar:

"هُوَ الِاسْتِدْلَال بِالْمَحَارِيبِ وَالنُّجُومِ وَالسُّؤَالِ مِنْ الْعَالِمِ بِهَا ، فَأَفَادَ أَنَّهُ لَا يَتَحَرَّى مَعَ الْقُدْرَةِ عَلَى أَحَدِ هَذِهِ"

"[If one is capable of] determining the direction of the Qiblah through prayer niches (Mahārīb), by the means of the stars; or by asking someone who has knowledge of its direction; then one is not permitted to do investigation."

[ردالمحتار مطلب مسائل التحري فی القبلہ ج ۲ ص ۱۴۳]

If the residents of the city are unaware of the direction of the Qiblah and are performing Salah having done investigation, then copying the direction in which they are praying, having not done investigation, is impermissible. It is necessary that he himself performs investigation because following someone who is in the same state as oneself is not permitted.

It is mentioned in Radd Al-Muhtār:

"He does not imitate the like of himself because one who exerts effort in formulating an opinion does not imitate another who does like wise."

[ردالمحتار مطلب مسائل التحری فی القبلہ ج ۲ ص ۱۴۳]

واللہ تعالی اعلم ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Answered by Mufti Qāsim Ziā al-Qādrī